

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

” خلافت کے زیر سایہ عالمگیر وحدت کا قیام “

تقریر محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج برطانیہ و امام مسجد فضل لندن۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2018

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

ابتدائیہ:

” خلافت کے زیر سایہ عالمگیر وحدت کا قیام “

یہ ہے وہ موضوع جس پر مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے۔

خلافت کا مضمون جماعت احمدیہ کے لئے رگِ جان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت نمبر 56 میں خلافت کے بابرکت انعام کے حوالہ سے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عمل صالح کی دو شرائط سے مشروط، امت مسلمہ سے خلافت کے قیام کا حتمی وعدہ فرمایا ہے۔ نبیوں کی آمد کا مقصد دنیا میں توحید کا قیام ہوتا ہے اور خلافتِ حقہ کی بھی یہی نشانی رکھی گئی ہے کہ اس کا بنیادی اور آخری مقصد توحید اور وحدت کا قیام ہے اور یہی بات میری تقریر کا مرکزی نکتہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران آیت 104)

کہ اے مومنو! اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی ہدایت اور وحدت کا ذریعہ حبل اللہ کی صورت میں اتارا ہے۔ حبل اللہ سے مراد دین اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کا مقدس وجود بھی ہے اور مسیح پاک کا وجود بھی جن کو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں ساری دنیا کے لئے مبعوث کیا گیا۔ پھر اس سے مراد خلافت احمدیہ بھی ہے جس کے ساتھ ایک مضبوط تعلق ہماری ترقی، وحدت اور نجات کا وسیلہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ اس رسی کو مضبوطی سے پکڑنا اور پکڑے رکھنا ہمارا فرض ہے۔

خلافت۔ عالمگیر وحدت کا پیغام:

حضرات! تقریر کے عنوان میں عالمگیر وحدت کا لفظ استعمال ہوا ہے جو گہری حکمت اور صداقت پر مبنی ہے۔ اس کے مفہوم کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ وحدت کا مضمون اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات سے شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں واحد و یگانہ ہے۔ کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا واحد خالق و مالک ہے۔ اس کی صفت رب العالمین اسکے اعلیٰ مقام کی نشان دہی کرتی ہے۔ پھر اس نے جو کتاب ہدایت قرآن شریف کی صورت میں دنیا کو عطا فرمائی وہ ساری دنیا کے لئے، ہر اسود و احمر کے لئے ایک عالمگیر کتاب ہدایت ہے جیسا کہ فرمایا کہ یہ ہدیٰ للناس (البقرہ آیت 186) ہے۔ ہمارے پیارے آقا ہادی کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کا منصب عطا فرمایا ہے۔ اس میں اکملیت، افضلیت اور عالمگیریت کا مضمون پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ آپ یہ اعلان عام فرمادیں کہ

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ یہ عالمگیر نبوت کا ایسا عظیم الشان اعلان ہے جس میں کوئی نبی بھی آپ کا ہمسر نہیں۔ آپ کے وصال کے بعد تائید الہی سے جو خلافت راشدہ قائم ہوئی اس کا دائرہ بھی عالمگیر تھا اور ہر خلیفہ راشد کو خلیفۃ الرسول کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ عالمگیر پیغام نبوت عالمگیر سلسلہ خلافت کے ذریعہ ممکن حد تک اکناف عالم میں پھیلتا چلا گیا اور جب دورِ آخرین میں اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت دین اسلام کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو آنحضرت ﷺ کے امتی اور ظلی نبی ہونے کے لحاظ سے آپ کا دائرہ کار بھی سب دنیا پر محیط تھا اور آپ نے حقیقی اسلام کا پیغام ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ اپنی بعثت کا دائرہ بیان کرتے ہوئے خود آپ نے فرمایا:

”اب اللہ تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ایک بنا دے“

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 76)

آپ نے مزید فرمایا:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا“

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-307)

آپ نے یہ وضاحت بھی فرمائی کہ جماعت کی ترقی اور عالمگیر وسعت اور وحدت کا سلسلہ آپ کی وفات کے بعد بھی جاری رہے گا۔ آپ نے لکھا کہ خدا تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ

”وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد“

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

آپ کے وصال کے بعد جب خدائی وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ میں قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا اور خلافت راشدہ احمدیہ کا قیام ہوا تو اس حوالہ سے حقیقی اسلام کی فیضانِ رسانی کا سلسلہ عالمگیر انداز میں جاری ہو گیا۔ عالمگیریت کا مضمون ہر زمانہ کے وسائل اور ذرائع ابلاغ پر منحصر ہوتا ہے اور ہر دم و وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ اس دورِ آخرین کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ زمانہ ایسا ہے کہ سوشل میڈیا اور باہم رابطہ کے وسائل کی ہمہ گیر وسعت کی وجہ سے ساری دنیا ایک مٹھی میں سمٹ کر GLOBAL VILLAGE کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ قرآنی پیشگوئی وَإِذَا النُّفُوسُ رُجِّعَتْ (سورۃ التکویر 8) کا کامل ظہور ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔

حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے:

”اس زمانہ کے لئے ایسے سامان میسر آگئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں“

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 76)

پس یہ مبارک دورِ خلافتِ خامسہ جس میں موجود ہونے کی سعادت ہم سب کو حاصل ہے۔ اس دور میں جس کثرت اور وسعت سے اسلام کی اشاعت اکنافِ عالم میں ہو رہی ہے وہ ہر لحاظ سے بے مثل اور یکتا ہے اور خلافت کے عالمگیر فیضان کے زیر سایہ وحدت کا مضمون اتنی وسعت سے جلوہ گر ہے کہ گذشتہ تاریخ میں اس کی مثال نظر نہیں آتی۔

امن اور اتحاد کی عالمگیر مہم

سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سرکردہ سیاسی رہنماؤں اور مذہبی سربراہان کو الگ الگ نہایت موثر خطوط لکھ کر امن و سلامتی کی خاطر متحد ہو کر کام کرنے کی دعوت تھی۔ اور پھر دنیا کے قریباً سب بڑے بڑے ملکوں کا دورہ کر کے سربراہان سے براہِ راست گفتگو میں بھی

یہی پیغام دیا۔ ان سفروں میں حضور انور ایدہ اللہ نے برطانیہ، جرمنی، امریکہ، یورپین یونین، نیوزی لینڈ، اور کینیڈا وغیرہ کے حکومتی ایوانوں میں متعدد بار نہایت موثر انداز میں خطاب فرمایا۔ ان خطابات کی پریس میں خوب تشہیر ہوئی۔ لندن میں گزشتہ پندرہ سال سے ایک امن کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں حضور انور کے پر شوکت خطاب کو جو عالمگیر وحدت کے پیغام پر مشتمل ہوتا ہے غیر معمولی توجہ سے سنا جاتا ہے۔ ہر سال دنیا میں امن کے لئے بے لوث خدمات بجالانے والی شخصیت کو امن ایوارڈ بھی دیا جاتا ہے۔ امن کی راہوں کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ باہم محبت و احترام اور انسانیت کی خدمت کے لئے متحد ہونے کا پیغام بھی دیا جاتا ہے۔ خلیفہ وقت کی طرف سے یہ بھرپور کوششیں عالمگیر وحدت کے قیام کی راہوں کو ہموار کرنے کی نہایت اعلیٰ اور موثر مثال ہیں۔

امن کی عالمگیر دعوت سے دلوں کی تسخیر

حضرات! حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے ساری دنیا میں امن کے پیغام کی اشاعت اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں اسلام کے عافیت بخش پیغام کی منادی کی ہے اس کا اتنا گہرا تاثر قائم ہوا ہے کہ اب ان ملکوں میں حضور انور کو امن کے سفیر کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے اور دنیا کے سربراہان میں یہ فکری وحدت پختہ تر ہوتی جا رہی ہے کہ اگر دنیا میں واقعی امن قائم کیا جاسکتا ہے تو ان نظریات کو اپنانے سے ہی ممکن ہے جو حقیقی اسلام پیش کرتا ہے اور جن کی منادی حضرت امام جماعت احمدیہ کی زبان سے ہو رہی ہے۔ سربراہان مملکت اور دنیا کے دانشوروں پر یہ بات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روشن تر ہوتی جا رہی ہے اور اب تو وہ برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں غیر مسلم عمائدین کے اعترافات کا باب بہت وسیع ہے۔ ان میں سے ایک مثال پیش کرتا ہوں جو اس بات پر شاہدِ ناطق ہے کہ خلیفہ وقت کی زبان مبارک سے بیان کردہ نظریات دنیا کے دلوں کو فتح کرتے چلے جا رہے ہیں۔

2012 میں حضور انور نے برسلز میں یورپین پارلیمنٹ سے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر Bishop Dr Amen Howard جینیوا (سوئٹزرلینڈ) سے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطاب میں شمولیت کے لئے آئے تھے، موصوف انٹرفیٹھ انٹرنیشنل کے نمائندہ اور ایک رفاہی تنظیم Feed a Family کے بانی صدر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار جن الفاظ میں کیا وہ توجہ سے سننے والے ہیں۔ انہوں نے کہا:

”یہ شخص جادو گر نہیں لیکن ان کے الفاظ جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔ لہجہ دھیمہ ہے لیکن ان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ غیر معمولی طاقت، شوکت اور اثر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس طرح کا جرات مند انسان میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ کی طرح کے صرف تین انسان اگر اس دنیا کو مل جائیں تو امن عامہ کے حوالے سے اس دنیا میں حیرت انگیز انقلاب مہینوں نہیں بلکہ دنوں کے اندر برپا ہو سکتا ہے اور یہ دنیا امن اور بھائی چارہ کا گوارہ بن سکتی ہے۔ میں اسلام کے بارہ میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا۔ اب حضور کے خطاب نے اسلام کے بارے میں میرے نقطہ نظر کو کلیتہً تبدیل کر دیا ہے۔“

(بحوالہ احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی 2018 صفحہ 20)

یہ ایک مثال ہے سینکڑوں مثالوں میں سے۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ آج خلافت احمدیہ دنیا کو صحیح اسلامی نظریات عطا کر کے ایک نظریاتی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ خلافت کی برکت سے دلوں میں ایک وحدت اور یگانگت پیدا ہوتی جا رہی ہے!

”ہر قوم اس چشمہ سے پانی پیے گی“

آج سے 129 سال قبل قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی سے جس کے بارہ میں کیا خوب کہا گیا کہ

کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

ہاں اسی گنہگار سی بستی سے ایک آواز اٹھی تھی جس کے بارہ میں خدائے قادر و قیوم نے فرمایا کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ یہ آواز کیا تھی۔ ایک چھوٹا سا بیچ تھا جو خدائی اذن سے بویا گیا اور بڑھتے بڑھتے ایک عالمگیر شجرہ طیبہ بن گیا اور ہر آن و سب سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ احمدیت کا یہ مقدس شجر آج دنیا کے 212 ملکوں پر سایہ فگن ہے۔ احمدیت ایک روحانی چشمہ کا نام ہے جس کے بارہ میں بانی جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر فرمایا تھا کہ

” ہر قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی“

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

اے سننے والو سنو اور غور سے سنو کہ یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو چکی ہے اس روحانی چشمہ کا فیضان دن بدن بڑھتا اور پھیلتا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بابرکت زندگی میں ہی احمدیت کے شجر طیبہ کو شیریں پھل لگنے شروع ہو گئے اور مختلف مذاہب کے حق پرست لوگوں نے آسمانی آواز پر لبیک کہا۔ ہندوستان اور بیرونی ممالک میں مختلف قومیتوں اور نسلوں کے افراد احمدیت کے دامن سے وابستہ ہوئے اور پھر جب آپ کے وصال کے بعد خلافت احمدیہ کا آغاز ہوا تو ہر دورِ خلافت میں یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ آسمان احمدیت روشن ستاروں سے سجے لگا اور اکنافِ عالم میں خلافت کی برکت سے یہ کہکشاں روشن تر ہونے لگی۔ ملک ملک مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے فداکار اور جانثار خدام احمدیت کی ایک لمبی فہرست ہے جو خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ احمدیت کی آغوش میں آئے اور احمدیت کے نور سے منور ہو کر امتِ واحدہ کا دلکش نظارہ پیش کرتے رہے اور یہ سلسلہ مسلسل جاری اور ترقی پذیر ہے۔ کیا ہی پر لطف نظارہ ہماری نظروں کے سامنے آتا ہے جب ایک طرف بلادِ عربیہ میں السید منیر الحصنی، طہ قزوق، مصطفیٰ ثابت اور حلمی الشافعی جیسے صلحاء العرب نظر آتے ہیں اور مغربی دنیا میں بشیر احمد آرچرڈ۔ عبد السلام میڈسن۔ سویڈن، ہینسن۔ عبد الہادی کیوسی۔ ناصر احمد سکرو نر اور ہدایت اللہ ہیش جیسے ممتاز خدام دین پر نظر پڑتی ہے۔ روس میں راویل بخاریو، چین میں محمد

عثمان چاؤ، افریقن ممالک میں عبد الوہاب بن آدم، اسمعیل نبی کے آڈو، عمری عبیدی اور سر ایف ایم سنگھٹے جیسے وجودوں کی مثالیں موجود ہیں جنہوں نے دینی خدمات کے ساتھ ملک و قوم کی بھی نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ خدام دین اور بزرگوں کی یہ چند مثالیں ہیں جنہوں نے خلافت کے زیر سایہ بے لوث خدمات سر انجام دے کر عالمگیر وحدت کے انمٹ نقوش اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

عالمگیر وحدت کا ایک نمونہ۔ جلسہ سالانہ

عالمگیر وحدت کی ایک خوبصورت مثال جماعت احمدیہ کا عالمگیر جلسہ سالانہ ہے جس کا آغاز 1891 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے قادیان میں ہوا۔ پُرسوز دعاؤں سے جاری ہونے والا یہ جلسہ سالانہ اب ایک عالمگیر شجرہ طیبہ بن چکا ہے اور ہر سال اکنافِ عالم میں یہ جلسے بڑے اہتمام سے منعقد ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کامرکزی جلسہ سالانہ ہر سال برطانیہ میں منعقد ہوتا ہے جو بلاشبہ خلافت کے زیر سایہ عالمگیر وحدت کا ایک فقید المثال روحانی اجتماع ہے جس میں دنیا کے ایک سو سے زائد ممالک سے عشاقِ اسلام پروانہ وار شامل ہوتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی بابرکت شمولیت اور پر معارف خطابات کی برکت سے یہ تین دن رات ایسا روحانی ماحول پیدا کر دیتے ہیں جو شاملین جلسہ کو روحانی سکون اور سرور عطا کرتا ہے۔ جو ایک دفعہ اس جلسہ میں شامل ہو جاتا ہے وہ بار بار آنے کی تمنا اور عزم لیکر واپس لوٹتا ہے۔ اس جلسہ سالانہ میں غیر از جماعت اور غیر مسلم معزز مہمان بھی اکنافِ عالم سے آتے ہیں اور برملا اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ اس روحانی جلسہ میں شامل ہو کر تو ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں۔ پُر امن اسلام کی زندہ تصویر دیکھ کر اور بالخصوص حضور انور کے پر معارف خطابات سن کر اور حضور انور سے ملاقات کا شرف پا کر تو ہماری دنیا ہی بدل گئی ہے۔ مختلف رنگ و نسل اور قومیتوں کے لوگ اجنبیوں کی طرح آتے ہیں اور محبت بھرے جذباتِ اخوت سے، ایک بار پھر واپس آنے کا عزم لے کر، بھگی آنکھوں کے ساتھ، واپس جاتے ہیں۔ بلاشبہ یہ روحانی جلسہ جس میں آپ سب اس وقت شامل ہیں اور جو برطانیہ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا سالانہ جلسہ ہے، خلافت کے زیر سایہ عالمگیر اخوت

اور وحدت کا بے مثال نمونہ ہے حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بھی جلسہ کا یہی مقصد بیان فرمایا کہ یہ جلسہ ”تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے“ ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341)

ذرا اپنے ارد گرد نظر دوڑا کے دیکھئے آپ کو ہر رنگ و نسل کے اور دنیا کی مختلف زبانیں بولنے والے ہزاروں افراد نظر آئیں گے جو عالمگیر خلافت احمدیہ کے سایہ تلے آکر آپس میں اس طرح گلے ملتے ہیں جیسے دو بھائی آپس میں بغل گیر ہوتے ہیں۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس محبت و پیار کی فضا اور باہم اخوت اور وحدت کی مثال دنیا میں ڈھونڈے سے نہیں مل سکتی ہے۔ لاریب آج بکھری اور ٹوٹی ہوئی انسانیت کو اکٹھا کرنے والی یہی خلافت احمدیہ ہے۔ ساری انسانیت کو ایک وحدت کی لڑی میں پرونے والی یہی واحد روحانی طاقت ہے!

عالمگیر وحدت کا ایمان افروز نمونہ۔ عالمی بیعت

خلافت کے سایہ میں جماعت احمدیہ ساری دنیا میں وحدتِ انسانیت کی علمبردار جماعت ہے۔ اس کا ایک دلربا نظارہ ہر سال جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ پر عالمی بیعت کی صورت میں نظر آتا ہے۔ اس بیعت میں دنیا کے ساتوں براعظموں کا ایک ایک نمائندہ وقت کے روحانی امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور باقی سارے احباب اگلے شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر خلیفہ وقت کے ساتھ ایک جسمانی رابطہ قائم کرتے ہیں اور پھر بیعت کے الفاظ اردو اور انگریزی میں دہراتے ہیں جبکہ دنیا کی متعدد زبانوں میں بیک وقت ان الفاظ کا ترجمہ دہرایا جاتا ہے۔ اس ساری کاروائی کی بازگشت ساری دنیا میں گونجتی ہے۔ سینکڑوں ممالک میں، ہر رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد بیک وقت جماعت احمدیہ عالمگیر میں داخل ہو کر وحدتِ اقوام عالم کا ایسا روح پرور نظارہ پیش کرتے ہیں جو ساری دنیا میں اپنی نوعیت کا عظیم المثال نمونہ ہے۔ خلافت کے سایہ میں عالمگیر وحدت کا کارواں آگے سے آگے بڑھتا جا رہا ہے!

ابتلاء اور مصائب الہی جماعتوں پر بھی آتے ہیں لیکن الہی جماعتوں پر ان کا اثر دنیاوی جماعتوں سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ الہی جماعتیں اپنے ایمان میں مستحکم اور ابتلاؤں کے سامنے ثابت قدم رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ وعدہ دیا ہوا ہے کہ **وَلْيَبْلُوا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا** (سورۃ النور آیت 56) کہ اللہ تعالیٰ ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ اس وعدہ الہی پر شاہدِ ناطق ہے۔ خلافت کے ہر دور میں عظیم الشان کامیابیوں کے ساتھ ساتھ مخالفتوں کے طوفان بھی اٹھتے رہے، سخت مشکل مراحل آتے رہے لیکن ہر موقع پر ساری کی ساری جماعت خلافت کے سایہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ثابت قدم اور متحدر رہی اور من حیث الجماعت، ہر ابتلاء کے بعد پہلے سے زیادہ مضبوط ہو کر ابھری۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک ایک باب اس بات پر گواہ ہے کہ ہر ابتلاء جماعت کے لئے مزید استحکام اور ترقی کی نوید بن کر آیا۔ یہ سب کچھ محض اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم ہونے والی اس جماعت کے سر پر خلافت احمدیہ کا تاج سجایا گیا ہے۔ خلیفہ وقت کا مقناطیسی وجود ہر مشکل گھڑی میں سایہ رحمت بن کر ان کو متحدر رکھنے کا ذریعہ ثابت ہوا۔ خلافت کے سایہ میں وحدت، اتحاد اور ترقی کے نظارے جماعت احمدیہ کو نصیب ہیں اور باقی دنیا اس سے محروم ہے!

ایک عالم جل رہا ہے دھوپ میں بے سائبان شکر ہے مولیٰ! ہمیں یہ سایہ رحمت ملا

وحدت کا عالمگیر ذریعہ - MTA

ایک وقت وہ تھا جب ساری دنیا میں جماعت کے پاس اپنا کوئی نشریاتی نظام نہ تھا۔ نہ ریڈیو تھا نہ TV۔ کسی ریڈیو پر چند منٹوں کا وقت لینا بھی مشکل ہوتا تھا۔ اور پھر وہ وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے گویا چھپر پھاڑ کر MTA کا عظیم عالمگیر تحفہ کچھ اس انداز میں اچانک مہیا کر دیا کہ کسی کو بھی اس کی توقع نہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:

اسمعو صوت السماء جاء المسيح جاء المسيح

کہ آسمان کی آواز سنو جو یہ اعلان کر رہی ہے کہ مسیح آگیا۔ مسیح کا ظہور ہو گیا۔ آپ کا یہ اعلان ان آسمانی نشانوں سے متعلق تھا جو پے در پے ظاہر ہو کر آپ کی سچائی کا اعلان کر رہے تھے لیکن دیکھو کہ خدائے ذوالمنن نے کس طرح اس بات کو لفظاً اور معنماً بھی حقیقت بنا دیا کہ آج سارے عالم اسلام میں صرف ایک جماعت احمدیہ ہے جس کا اپنا ایک مستقل ٹیلی ویژن ہے جو 24 گھنٹے دنیا کی 27 زبانوں میں اسلام و احمدیت کا پیغام نشر کر رہا ہے۔ آج دنیا میں کسی اور مذہب کا کوئی ایسا نشریاتی ادارہ نہیں جس کی آواز بیک وقت ساری دنیا کے چپے چپے میں سنائی دیتی ہو اور ساری دنیا کو وحدت کا پیغام دیا جاتا ہو۔

اے دنیا کے بسنے والو! اے جزائر کے رہنے والو! اے جنگلات کے باسیو! اٹھو! اپنے ٹیلی ویژن ON کر کے اس آسمانی آواز کو سنو جو آج تمہارے گھروں میں پہنچ چکی ہے۔ اور تمہیں سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا پیغام دے رہا ہے۔ ہاں یہ وہی آواز ہے جو ایک زمانہ میں قادیان سے اٹھی تھی اور اب دیکھو کہ کس شان کے ساتھ اس کی صدائے دلنواز اور اس کی گونج سارے عالم میں سنائی دے رہی ہے۔

گر نہیں عرشِ معلیٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں

MTA کے ذریعہ عالمگیر وحدت کا کام دو طرح سے ہو رہا ہے۔ اس کے پروگراموں کے ذریعہ روحانی، علمی اور تربیتی وحدت کے نظارے اول طور پر جماعت احمدیہ میں نظر آتے ہیں۔ جو آواز خلیفہ وقت کے مبارک ہونٹوں سے نکلتی ہے وہی آواز اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدیوں کے دلوں کی صدا بن جاتی ہے۔ جمعہ کا دن آتا ہے تو ساری دنیا کے احمدی گوش بر آواز آقا ہو جاتے ہیں۔ ہر خطبہ جمعہ روحانیت کا ایک نیا جام لے کر آتا ہے جو دلوں میں علم و عرفان اور ایمان و یقین کے بیج بوتا چلا جاتا ہے۔ اس آواز کا اعجاز دیکھو کہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے دلوں کے زنگ دھلتے چلے جاتے

ہیں اور ایمان و یقین اور اطاعت کی کھیتیاں لہرانے لگتی ہیں۔ خطبہ جمعہ سن کر دنیا بھر کے احمدی اپنی سمتیں درست کرتے ہیں۔ عالمگیر وحدت کے اس اعجاز کی مثال ڈھونڈنے سے نہیں ملتی!

پھر امام وقت کے خطبات اور دیگر پروگراموں سے صرف احمدی ہی فیض نہیں اٹھاتے بلکہ غیر از جماعت اور غیر مسلم حضرات بھی اس فیض عام سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایک غیر احمدی ملا کا واقعہ سن لیجئے۔ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے ہندوستان کے ایک مبلغ نے مجھے بتایا کہ ان کے علاقہ کے ایک ملاں کے کان میں امام وقت کے خطبہ کی آواز پڑی تو انہیں بہت اچھا لگا۔ اتنی ہمت تو نہ تھی کہ کھلے بندوں خطبات سے استفادہ کرتے۔ انہوں نے ہر جمعہ کو اپنے کمرے کی کھڑکیاں اور دروازے بند کر کے MTA پر خطبہ سننا شروع کیا۔ اتنا پسند آیا کہ نوٹس بھی لینے لگے اور اگلے جمعہ کے دن انہی نوٹس کی بنیاد پر اپنا خطبہ بیان کرنے لگے۔ دو تین ہفتوں کے بعد ان کا ایک مقتدی آیا اور کہنے لگا کہ مولانا! پہلے تو آپ کے خطبات بہت سادہ ہوتے تھے لیکن اب ان خطبات میں روحانیت کی باتیں ہوتی ہیں جو دلوں پر اثر کرتی ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ ملاں نے کہا کہ میں اس کا یہ تبصرہ سن کر خوش تو بہت ہوا لیکن اصل وجہ بتانے کی جرأت نہ کر سکا!

یہ تو ایک مثال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ MTA سے استفادہ کرنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم حضرات میں سے سعید فطرت لوگ اس نور معرفت کو پا کر بکثرت احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور اس طرح ان ممالک میں بھی احمدیت کا فیض پھیل رہا ہے جہاں کھلے بندوں تبلیغ کی اجازت نہیں۔

ایمان افروز جلوے

خلافت کے زیر سایہ عالمگیر وحدت اور تائید الہی کے ایمان افروز نظارے ہر آن اور ہر جگہ دکھائی دیتے ہیں۔ ذرا ایک نظر ڈالتے ہیں۔

خلافتِ خامسہ کا آغاز ہوتے ہی وحدت کا کیا دلفریب نظارہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو دکھایا کہ خلیفہ منتخب ہونے کے بعد، حضور انور ایدہ اللہ کے پہلے ارشاد کی تعمیل میں سارا عالم احمدیت فوراً بیٹھ گیا حتیٰ کہ سات سمندر پار کے احمدی بھی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ پھر خلافت جوہلی کے جلسہ میں ایک فرمان پر سارا عالم احمدیت کھڑا ہو گیا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ نے خلافت سے وفاداری، اطاعت اور قربانی کا عہد لیا تو یوں لگتا تھا کہ سارا عالم احمدیت سمٹ کر حضور انور کی مٹھی میں آ گیا ہے!

حضور انور غانا گئے تو دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ حضور انور لوائے احمدیت بلند فرما رہے تھے اور ساتھ ہی صدر مملکت اپنے ملک کا جھنڈا بلند کر رہے تھے۔ ایسا نظارہ کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی دیکھنے میں آیا۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور ملک کے وزیر اعظم نے کینیڈا کا جھنڈا بلند کیا۔

ایک وقت تھا کہ جماعت کے مبلغین تبلیغ کے لئے کسی ملک میں جاتے تو انہیں جیل میں ڈال دیا جاتا اور اب یہ زمانہ آ گیا ہے کہ خلیفہ وقت دورہ پر جاتے ہیں تو کئی ممالک میں انہیں سرکاری طور پر خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ حکومت کے کارندے اپنے شہروں کی چابیاں خلفاء کی خدمت میں پیش کرنا اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔ مختلف سربراہان مملکت حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ملکی معاملات میں راہنمائی حاصل کرتے ہیں اور دعا کی بھی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی تائید و نصرت کا ہر روز ایک نیا باب کھلتا چلا جاتا ہے!

یہ پذیرائی، یہ عزت، یہ مقبولیت اور عالمگیر وحدت کے روح پرور نظارے ہم جس کثرت سے دیکھ رہے ہیں یہ سب اس خدائے ذوالجلال کی دین ہے جو ہر عزت و عظمت کا سرچشمہ ہے۔ دنیا کی نظر میں خلیفہ وقت کے پاس نہ کوئی تاج ہے اور نہ کوئی تخت، نہ کوئی حکومت۔ لیکن دیکھو! کہ وہ خدائی تائید و نصرت کی برکت سے عالمگیر وحدت کا زندہ نشان بن کر اکنافِ عالم میں اپنوں اور غیروں کے دلوں پر حکومت

کر رہا ہے۔ کیا یہ قدرت الہی کا کرشمہ نہیں کہ یہ بظاہر بے تاج لیکن روحانی بادشاہ آج کروڑوں دلوں کی دھڑکن بنا ہوا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

خلافت احمدیہ کے زیر سایہ۔ وحدت ہی وحدت

آج امتِ مسلمہ اپنی بد قسمتی سے ذہنی، فکری اور نظریاتی لحاظ سے انتشار اور افتراق کا شکار ہو چکی ہے۔ اس بھیانک پس منظر میں جماعت احمدیہ کی ایک واحد مثال ہے جو اپنے سربراہ کے ہاتھ پر متحد اور منظم ہے اور سربراہ بھی وہ جسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا منصب عطا کیا ہے۔ وہی خدا اس کی مدد کرتا ہے اس کی راہنمائی کرتا ہے اور نعمتِ خلافت کی برکت سے جماعت احمدیہ میں ہر پہلو سے وحدت ہی وحدت نظر آتی ہے۔ اختصار کے ساتھ چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

- جماعت احمدیہ ایک خلیفہ وقت کی قیادت اور راہنمائی میں چلنے والی جماعت ہے۔ خلافت کی برکت سے جماعت کے اندر نظریاتی اور فکری وحدت کے ساتھ ساتھ عملی وحدت بھی پائی جاتی ہے۔ جس طرف خلیفہ وقت کی نگاہ اٹھتی ہے یا کسی جانب ہلکا سا بھی اشارہ ہوتا ہے، سارے احمدیوں کا رخ فوری طور پر اسی طرف ہو جاتا ہے۔ اسی وحدت میں جماعت احمدیہ کی عظمت اور ترقی کا راز مضمر ہے۔
- جماعت کے اندر نظریاتی اور فکری وحدت کے قیام کے لئے ایک جامع نظام جاری ہے۔ ساری دنیا میں مذہبی تعلیم و تربیت کے لئے 13 جامعات قائم ہیں جہاں ایک جیسا نصابِ تعلیم جاری ہے جس سے عالمگیر وحدت پیدا ہوتی ہے۔
- دینی امور میں راہنمائی کے لئے افتاء کا نظام جاری ہے جو خلیفہ وقت کی نگرانی اور راہنمائی میں کام کرتا ہے اور نظریاتی وحدت کو قائم رکھتا ہے۔
- جماعت کے اندر ذیلی تنظیموں کا نظام بھی خلیفہ وقت کی راہنمائی میں کام کرتا ہے اور باہم کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔

- خلافت کے زیر سایہ ہر ملک میں مجلس مشاورت کا نظام بھی جاری ہے۔ یہ نظام بھی جماعت کی وحدت اور نظریات و خیالات کی یکسانیت کو فروغ دیتا ہے۔
- رمضان اور عیدین کے موقعہ پر عام مسلمانوں میں اختلاف ایک معمول بن گیا ہے لیکن خلافت کی راہنمائی میں جماعت احمدیہ کے اندر اس بارہ میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ مطالع کے اختلاف سے مختلف ممالک میں الگ الگ تاریخیں ہو سکتی ہیں مگر سب کا فیصلہ ایک متفقہ اصول کے تابع ہوتا ہے۔
- خلیفہ وقت کا خطبہ جمعہ ساری جماعت کی یکساں اور بروقت راہنمائی کا ذریعہ ہے اس طرح ساری جماعت میں ایک نظریاتی اور فکری وحدت پیدا ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے علاوہ یہ نعمت کسی اور جماعت کو نصیب نہیں۔
- خلافت احمدیہ میں خلیفہ وقت کا وجود مرکزی محور کی حیثیت رکھتا ہے اور سارا نظام خلیفہ وقت کے اشارہ پر متحرک ہوتا ہے اور ساری جماعت یک جان ہو کر ایک سمت میں حرکت کرتی ہے۔ اس اتحاد اور وحدت کی برکت سے غیر معمولی قوت اور شوکت نصیب ہوتی ہے۔
- ساری دنیا میں جماعت کے اصول و قواعد یکساں ہیں۔ اس وجہ سے ہر جگہ یکساں طرز عمل نظر آتا جو وحدت کا شاہکار ہے۔

الغرض خلافت کے زیر سایہ وحدت ہی وحدت نظر آتی ہے!

دورِ خلافتِ خامسہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافتِ خامسہ کے بارہ میں کیا فرمایا ہے یہ اہم حوالہ خاص توجہ سے سننے کے لائق ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”یہ دور..... انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی

فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔ میں توجہ اپنا جائزہ لیتا ہوں تو شرمسار ہوتا ہوں۔ میں تو ایک عاجز، ناکارہ، نا اہل، پُر معصیت انسان ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی مجھے اس مقام پر فائز کرنے کی کیا حکمت تھی۔ لیکن میں یہ بات علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تسید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ بڑھتا رہے گا۔“

(خطاب 27 مئی 2008۔ الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2008 صفحہ 11)

اختتامیہ:

خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ کی وحدت اور اکنافِ عالم میں روز افزوں ترقیات کو دیکھ کر آج دشمنانِ احمدیت لرزہ بر اندام ہیں۔ حسد کی آگ میں جلتے ہوئے، مختلف ممالک میں مخالفت اور ظلم و ستم کے طوفان اٹھ رہے ہیں۔ ہم خدائی دعووں پر کامل یقین رکھنے والے ہیں۔ ہمارے پیارے امام کو اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ عطا فرمایا ہے کہ اِنِّی مَعَّکَ یَا مَسْرُور۔ پس خدائی معیت اور نصرت کا سایہ ہمارے سر پر ہے اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اطاعت اور وحدت کا بے مثل نمونہ بنتے ہوئے ان سب دعووں کو سچ کر دکھائیں جو ہم ہر بار تجدید بیعت کے وقت کرتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک، ہر بار یہ کہتا ہے اور سینکڑوں بار کہتا آیا ہے کہ اے میرے آقا! میں آپ کے ہر حکم پر، آپ کے ہر اشارہ پر، آپ کی ہر خواہش پر سو جان سے قربان۔ آپ مجھے جو بھی ارشاد فرمائیں گے۔ جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اور اپنے عہد بیعت کی ایک ایک بات کو عمل کی دنیا میں سچ کر دکھاؤں گا!

پس اے احمدیت کے جانثارو! اور خلافت احمدیہ کے پروانو! اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے سارے عہد و پیمان واقعی سچ کر دکھائیں۔ ہمارے اسلاف نے وحدت اور قربانی کے جو نمونے دکھائے

ان کو پھر تازہ کریں کہ ہم بھی تو اطاعت اور وفا کے دعووں میں ان سے پیچھے نہیں۔ دیکھو! ہمارا محبوب آقا، مسیح محمدی کا خلیفہ، اس دور میں حقیقی اسلام کا سالارِ اعظم اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین بندہ، جس کے دستِ مبارک پر ہم نے سب کچھ قربان کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ وہ کتنے پیار سے ہمیں دعوتِ عمل دے رہا ہے۔ آؤ! خلافت سے وفا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آؤ! اور آج اس مجلس سے یہ سچا عزم لے کر اٹھو کہ ہم خلافتِ احمدیہ کی حفاظت اور استحکام کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں گے، خلیفہ وقت کے دست و بازو اور ادنیٰ چاکر بن کر ہمیشہ اس کی ہر آواز پر سچے دل سے لبیک کہیں گے۔ ہمیشہ گوش بر آوازِ آقا رہیں گے!

اور آئیے ہم سب مل کر عرض کریں کہ اے ہمارے محبوب آقا! آپ نیکی کی جس جس راہ کی طرف بھی ہمیں بلائیں گے ہم دیوانہ وار آپ کے اشاروں پر اپنی جان، مال، وقت اور عزت، آبرو ہر چیز قربان کر دیں گے۔ ہماری زندگی اور ہماری موت خلافت کے قدموں میں ہوگی اور ہم میں سے ایک ایک فرد خدا کو گواہ بنا کر آج اپنے اس عزم کو پھر سے تازہ کرتا ہے کہ ہم آپ کے مبارک الفاظ کو اپنے سینوں میں جگہ دیں گے۔ ان کو عمل کے سانچوں میں ڈھالیں گے اور آپ کی ہر ہدایت پر اس طرح والہانہ لبیک کہیں گے کہ اطاعت کے پیکر، فرشتے بھی اس کو رشک کی نگاہ سے دیکھیں!۔ اے خدا! تو ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اس عاجزانہ عزم کو پورا کر سکیں اور زندگی کے آخری سانس تک وفا کے ساتھ اس وعدہ کو نبھاتے چلے جائیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین